پاکستان کی چھوٹی ڈیروں پر کارپوریٹ کا حملہ

مضمون نگار: گرین (GRAIN) https://grain.org/e/6738 29 ستمبر 2021

ایک چھوٹے ڈیری کسان کے مویشیوں کا ریوڑ - تصویر : پنجاب لوک شجاگ

دنیا بھر میں چھوٹے ڈیری صنعت کو بقا کا چیلنج درپیش ہے - اس صنعت سے وابستہ بڑے ڈیری کارپوریشن مارکیٹوں پر زیادہ کنٹرول اور پالیسی سازی اور دھوکہ دہی پر مبنی مارکیٹنگ کے ذریعے دنیا بھر میں اپنے کاروبار کو بڑھاتے چلے جا رہے ہیں - اس کاروبار سے وابستہ چھوٹی ڈیریوں کو مجبورکر دیا گیا ہے کہ یا تو وہ قرض لے کر اس کو بڑے پیمانے پر لے جائیں یا بند کردیں - پہلے یہ دنیا کے شمال میں واقع ترقی یافتہ ممالک تک محدود تھا لیکن ڈیری کارپوریشن ترقی پذیر ممالک میں بھی زبردستی دخل اندازی کررہے ہیں اور چھوٹے کسانوں میں خوف و ہراس کا ماحول پیدا کر رہے ہیں -

خاص طور پر پاکستان میں خطرات زیادہ ہیں - یہاں ڈیری پیداوار اور تقسیم کا اسی فیصد (80%) حصہ اب بھی چھوٹے کسانوں اور چھوٹے دکانداروں کے ہاتھ میں ہے - لیکن چھوٹے کسانوں کی ڈیریوں کے دودھ پر عوام کا اعتماد و انحصار کارپوریشنوں اور حکومت میں ان کے حامیوں کے مسلسل حملوں کی زد میں ہے جو دعوی کرتے ہیں کہ تازہ دودھ غیر صحت بخش اور غیر محفوظ ہے - پاکستان میں جلد نافذ ہونے والا ایک نیا قانون چھوٹے پیمانے کی ڈیریوں کے تازہ دودھ کی فروخت پر پابندی لگائے گا اور برے ڈیری کارپوریشنوں کو پوری طرح سے دودھ کی سپلائی پر کنٹرول دے دے گا، جس سے لاکھوں ڈیری کسانوں کی روزی روٹی متاثر ہوگی اور لاکھوں غریب صارفین کی غذائیت سے بھر پور تازہ دودھ تک رسائی مشکل ہو جائے گی -

پاکستان: چھوٹے ڈیری والے کسانوں کی سرزمین

مویشی پروری اور ڈیری پاکستان کی دیہی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے - پاکستان کے کسانوں کی اٹھانوے فیصد (98%) بڑی آبادی مویشی پروری میں مصروف ہے - ان کے لیے یہ زندگی جینے کا ایک ذریعہ ہے - ان کے جانور ان کے لیے بینک اکاؤنٹ کی حیثیت رکھتے ہے، جنہیں وہ گھریلو ضروریات یا معاشی بحران کی صورت میں بیچ سکتے ہیں -

80 لاکھ سے زیادہ دیہی خاندان ڈیری کی پیداوار میں مصروف ہیں، جس کا مطلب ہے کہ تقریباً 35 سے 40 ملین (یعنی 3.5 سے 4 کروڑ) افراد اس شعبے پر منحصر ہیں - ڈیری فارمنگ ان کی اپنی خوراک اور غذائی ضروریات کو پورا کرتی ہے، اور فاضل دودھ کی فروخت آمدنی کا ایک اہم ذریعہ فراہم کرتی ہے - ان کی گائے اور بھینسوں سے پیدا ہونے والا دودھ اوسط کاشتکار خاندان کی آمدنی کا ایک تہائی (1/3) سے زیادہ حصہ بنتا ہے - اس کے علاوہ چھوٹے کسانوں کی طرف سے فروخت کیا جانے والا دودھ چھوٹے ہزاروں دکانداروں (جنہیں گوالوں یا دودھیوں کے نام سے جانا جاتا ہے) کے لیے آمدنی کا ذریعہ فراہم کرتا ہے - وہ ڈیری کسانوں سے دودھ خریدتے ہیں اور اسے شہر کے صارفین یا چھوٹے پیمانے پر پروسیسرز (processors) کو فروخت کرتے ہیں جو روزانہ دودھ کو پنیر، دہی اور دیگر ڈیری مصنوعات میں تبدیل کرتے ہیں -

چھوٹے کاشتکاروں پر مشتمل یہ چھوٹی ڈیریاں جن کے پاس چند گائے یا بھینس، چھوٹے پیمانے پر دکاندار اور پروسیسرز کل ملاکر قومی دودھ کی سپلائی کا 80 فیصد سے زیادہ حصہ فراہم کرتے ہیں- بڑی ڈیری کارپوریشنز جیسے نیسلے (Nestle)، فریز لینڈ کمپنا (Friesland Campina)، اینگرو (Engro) اور کارگل (Cargill) کا حصہ صرف 5 فیصد (5%) ہے، باقی 15 فیصد (15%) قومی ڈیری کمپنیوں جیسے نشاط (Nishat)، ڈیری لینڈ (Dairyland)، فرینڈشپ (Friendship)، شریف (Sharif)، سفائر (Sapphire) اور دادا (Dada) ڈیریاں فراہم کرتی ہیں - بین الا قوامی ڈیری کمپنیوں کی نظر میں، پاکستان، جو دنیا کا پانچواں سب سے بڑا دودھ پیدا کرنے والا ملک ہے، ایک بہت بڑی ممکنہ مارکیٹ ہے - یہ تبھی ممکن ہے جب یہ سب ڈیری کارپوریشن پاکستان کی چھوٹے پیمانے کی ڈیریوں کو پوری طرح بیدخل کرنے اور ڈیری کے کاروبار کو چھوٹے کسانوں کے ہاتھ سے نکالنے میں کامیاب ہو جائیں-

عام طور پر چھوٹے ڈیریوں سے مارکیٹوں کو ہتھیانے کے لیے ڈیری کارپوریشنز دو حربوں پر انحصار کرتی ہیں - ایک یہ کہ شمالی امریکہ، یورپ اور اوشیانا (Oceania) کے بڑے ضرورت سے زیادہ پیدا کرنے والے ممالک سے سستا پاؤڈر دودھ درآمد کریں - دوسرا قانون و ضابطے (regulations) نافذ کرنا ہے جو چھوٹے پیمانے کی ڈیریوں کو مجرم قرار دیتے ہیں - بڑی ڈیری کمپنیاں ایشیا (Asia) اور دنیا بھر میں ڈیری منڈیوں پر قبضہ جمانے کے لیے ان دو حربوں کا استعمال کرتی ہیں (دیکھیں باکس1: ویتنام کی میگا ڈیریوں کی طرف تبدیلی) -(1)

پاکستان میں ڈیری کارپوریشنز کو پہلی حکمت عملی سے مخلوط کامیابی اس وقت ملی جب 2015 میں پاؤڈر دودھ کی درآمد 442 کروڑ کلوگرام کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی، جو تقریباً مکمل طور پر یورپ سے آتی تھی - عوامی دباؤ نے حکومت کو پاؤڈر دودھ کی درآمد پر 25 فیصد (25%) ڈیوٹی (import duty) نافذ کرنے پر مجبور کیا - جو یورپی یونین کے سفیروں اور بڑی ڈیری لابی کے احتجاج کے باوجود 2017 میں 45% اور 2018 میں 60% تک بڑھ گئی - اس کے باوجود بڑی ڈیری کمپنیاں درآمدات لاتی رہتی ہیں اور مقامی ڈیری کسانوں کو کمزور کرتی ہیں -(2)- کووڈ-19 کے بحران کے دوران، کسانوں نے حکومت سے پاؤڈر دودھ کی درآمد پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا کیونکہ وہ مانگ میں کمی اور مسلسل ضرورت سے زیادہ درآمدات کی وجہ سے متاثر ہو رہے تھے- اس سیاسی تناظر میں، ڈیری کارپوریشنز کو پاکستان کی چھوٹی ڈیریوں کو پیچھے چھوڑنے کے لیے دوسرے حربے پر بہت زیادہ انحصار کرنا پڑا-

باکس1: ویتنام میں میگا (بڑی) ڈیریوں کا بول بالا، چھوٹے ڈیری کسان خاتمے کی راہ پر

ماضی میں، ویتنامی حکومت نے دیہی خاندانی ڈیری فارموں کی حمایت کی، انہیں عوامی مدد فراہم کی اور خاندانی کاشتکاری کو بنیادی زرعی پیداواری ماڈل کے طور پر تسلیم کیا - 2008 اور 2018 کے در میان حالات بدل گئے جب بڑی ڈیری صنعت کو فروغ دینے کے لیے متعدد پالیسی تبدیلیاں کی گئیں- سخت فوڈ سیفٹی (کھانے کی حفاظت) معیارات نافذ کیے گئے، جس سے چھوٹے ڈیری کسانوں کی قیمت پر کارپوریٹ ڈیری نظام کو آسان بنایا گیا -

جب اپریل 2015 میں یورپی یونین کے دودھ کے کوٹے کو ہٹا دیا گیا تو دنیا بھر میں دودھ کی قیمتوں میں کمی واقع ہوئی -جسکی وجہ سے ویتنام میں بھی بڑی تجارتی ڈیری متاثر ہوئی اورانہوں نے چھوٹے ڈیری کسانوں سے دودھ خریدنا بند کر دیا - اکیلے Ci Chi شہرمیں تقریباً 800 کسان اچانک اپنے تازہ دودھ کے خریدار دکانداروں تک رسائی سے محروم ہو گئے - کئی چھوٹی ڈیریوں کو ڈیری کی پیداوار بند کرنے اور کچھ اپنی فارم کی سرگرمیوں کو دوبارہ شروع کرنے پر مجبور ہو گئے -

2015 کے بعد، میگا ڈیریاں، چھوٹی ڈیری فارموں کے خلاف کھل کر سامنے آ گیں - ویتنام میں میگا اور کارپوریٹ ڈیری فارمز کے غلبے اور ترقی کے ساتھ، چھوٹے ہولڈر ڈیریوں کے لیے صارفین اور حکومتی اعتماد میں مسلسل کمی واقع ہونے لگی -

2017 میں، ویتنام حکومت نے ڈیری فارم کے قواعد و ضوابط کو نافذ کیا جس میں کوالٹی کنٹرول کے طریقہ کار کو لازمی (mandatory) بنایا گیا - چھوٹے ہولڈر ڈیریوں کو ان نئے معیارات کے مطابق ڈھالنے میں کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑا - میگا ڈیریوں نے اس کا فائدہ اٹھایا کیونکہ بڑے فارموں سے دودھ کی خریداری نے ان کی خریداری کی لاگت کم کر دی - مثال کے طور پر صوبہ ہا نام (Ha Nam) میں فریزلینڈ کمپنا (Friesland Campina) نے ابتدائی طور پر چھوٹے ڈیری کسانوں سے خریداری شروع کی لیکن بعد میں 50 پیشہ ور ڈیری فارمز قائم کرنے کا فیصلہ کیا -(3)-

فوڈ سیفٹی قوانین: چھوٹے ڈیری کسانوں کی دودھ کی پیداوار خطرے میں

برسوں سے، بڑی ڈیری کمپنیوں نے پاکستانی میڈیا میں چھوٹی ڈیریوں کے دودھ کو بدنام کرنے کے لیے ایک مسلسل مہم چلائی ہے۔ اس پر غیر صحت مند، غیر صحت بخش، ملاوٹ اور ناقص معیار کا الزام لگایا جاتا رہا ہے ۔ ٹی وی اشتہارات مسلسل تازہ کھلا دودھ کی خوفناک تصاویر دکھاتے رہے ہیں اور تازہ دودھ کے خطرات بتاتے رہے ہیں -(4)- لیکن گوالوں کو ولن کے طور پر دکھانے اور بدنام کرنے کے باوجود، زیادہ تر پاکستانی صارفین (consumers) اب بھی کچا دودھ کو ترجیح دیتے ہیں، جو ہر جگہ آسانی سے دستیاب ہے اور پیکٹ شدہ دودھ سے کم مہنگا ہوتا ہے۔

پاکستان میں مقامی دکاندار تازہ دودھ فروخت کرتے ہوئے ۔ تصویر: قومی اخبار

اس سے انکار نہیں کہ چھوٹی ڈیریوں، دکانوں یا ڈیلیوری کرنے والے گوالوں کے ذریعہ ملاوٹ ہو سکتی ہے ۔ دودھ پہنچانے والا شخص تازہ دودھ میں پانی ملا سکتا ہے تاکہ اس کی مقدار بڑھا سکے۔ شدید گرمی کے دنوں میں دُودھیے یا گوالے کبھی کبھی دودھ کو ٹھنڈا رکھنے اور صارفین تک طویل فاصلے کے سفر کے دوران خراب ہونے سے بچانے کے لیے برف ملاتے ہیں ۔ یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، اور یہ صدیوں سے ہو رہا ہے۔ نہ ہی یہ صرف چھوئی ڈیریوں کی بات ہے کیونکہ بڑی ڈیری کمپنیوں کے اپنے ملاوٹ اور آلودگی (adulteration and contamination) کے اسکینڈل ہوتے رہے ہیں (دیکھیں باکس2: پیک شدہ دودھ: انسانی استعمال کے لیے مضر؟) ۔ لیکن حال ہی میں پاکستانی حکام اس پر بڑا ہنگامہ کر رہے ہیں ۔

باکس2: پیک شدہ (packaged) دودھ : انسانی استعمال کے لیے مضر؟

تازہ کھلا دودھ کے خلاف پاکستان میں جاری مہم ٹیٹرا پیکٹ دودھ کے خطرات پر زبان بند ہے۔ پاکستان میں UHT (ultra heat treated) اور پیسچرائزڈ (مخصوص مشینی عمل سے گزار کے جراثیم سے پاک) دودھ جو چند سال پہلے صحت کے لیے ایک حقیقی خطرہ بنا ہوا تھا ۔ 16 ستمبر 2016 کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے مارکیٹ میں دستیاب تمام ملکی اور بین الاقوامی پیک شدہ دودھ کی قسم (brands) کے کیمیائی جانچ کا حکم دیا ۔ سپریم کورٹ نے فیصل آباد کی زراعت کی یونیورسٹی، لاہور یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ انیمل سائنسز (Lahore University of Veterinary and Animal Sciences) اور پاکستان کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ {Pakistan Council for Scientific and Industrial Research (PCSIR)} سے ٹیسٹ کرنے کو کہا ۔ پی سی ایس آئی آر (PCSIR) کی رپورٹ میں اس بات کی تصدیق کی گئی کہ تقریبا تمام بڑے برانڈز کے پیک شدہ دودھ میں صابن اورخطرناک کیمیکل موجود ہیں اور یہ انسانی استعمال کے لیے بہت خطرناک ہیں۔

پیک شدہ دودھ میں ملاوٹ کا معاملہ 2018 کے شروع میں سپریم کورٹ آف پاکستان میں ایک بار پھر آیا جب

عدالت نے چار بڑے برانڈز کےتحت فروخت ہونے والے پیک شدہ دودھ پرپابندی عائد کرکے ممنون قرار۔ دے دیا اور صوبہ سندھ کے حکام کو حکم دیا کہ وہ ان سب برانڈ کے دودھ کودکانوں سے پوری طرح ہٹا دیں۔

6 جنوری 2018 کو سپریم کورٹ کے لاہور بینچ میں پیک شدہ دودھ میں ملاوٹ کا ایسا ہی ایک کیس سامنے آیا تھا، اورعدالت نے پیک شدہ دودھ کو انسان کے کھانے کے لیے نقصان دہ قراردیا تھا کیونکہ اس میں انتہائی مضرکیمیکل فارمالین (formalin) موجود تھا، جو انسانی صحت کے لیے خطرناک ہے۔ پاکستان بھر میں پیک شدہ دودھ میں ملاوٹ کے بڑھتے ہوئے واقعات یہ ثابت کرتے ہیں کہ کمرشل ڈیری صنعتوں کا کوالٹی کنٹرول بہت سست ہے اور اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے ۔(5)

2007 اور 2011 کے درمیان صوبہ پنجاب (جوتمام بڑی ڈیری کمپنیوں اور ملک کے 73 فیصد دودھ کی سپلائی کا مرکز ہے) کی حکومت نے خالص فوڈ قانون (Pure Food Law) اور ایک فوڈ سیفٹی اسٹینڈرڈز ایکٹ (Food Safety Standards Act) نافذ کیا، جنکے ذریعہ پہلی باردودھ میں ملاوٹ کے لیے سخت سزائیں لاگو کی گیں ۔ اس کے بعد 2016 اور 2018 میں نئے ضوابط (regulations) نافذ کیےگئے جنھوں نے تازہ کھلا دودھ پر پابندی لگا دی اور اسکے ساتھ تمام پاسچرائزڈ (pasteurised) دودھ کو لیبل (label) لگا کر پیک فروخت کرنے اور ایک مخصوص درجہ حرارت برقرار رکھتے ہوئے صارفین تک پہچانا لازم کر دیا ۔

2018 کے نئے ضوابط کے مطابق دودھ کی پیداوار اور فروخت میں شامل ہرکسان یا کوآپریٹو (cooperative) (جو بچولیے یا کمپنی کودودھ فراہم کرتے ہیں) سرکاری طور پر رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے۔ دودھ کی اصلیت – پاسچرائزیشن (pasteurisation) سے پہلے اور بعد میں دودھ فراہم کرنے والوں کے ذریعہ بھی اشارہ کیا جانا ضروری ہو گیا ۔ یہ اور کئی دیگر دفعات، جیسے جانوروں کے لیے صحت وصفائی کے معیارات اور ڈیریوں میں استعمال ہونے والے سامانوں کی دیکھ بھال۔ یہ سبھی کھانے کی حفاظتی قوانین چھوٹے معیارات کسانوں اور تجارتی ڈیریوں پر لاگو ہونگے، اس سےفرق نہیں پڑتا کی ڈیری فارم کتنا بڑ ا ہے یا ان میں مویشیوں کی تعداد کتنی ہے۔ چھوٹے ڈیری فارم کے لیےان قوانین کی تعمیل کرنا محض ناممکن ہوگا۔

یہ سب حفاظتی ضوابط سرکاری ملازموں کی طرف سے چھوٹے کسانوں کی ڈیریوں پر جبر اور ہراساں کرنے کا باعث بنے ہیں ۔ ایسے معاملات ہیں جہاں مقامی عہدیداروں نے ڈیری کسانوں کو ان کے مویشیوں کے ساتھ شہر کی حدود سے بے دخل کرنے کی کوشش کی ہے ۔ ستمبر 2019 میں، فیصلآباد میونسپلٹی کمیشن کے ملازموں نے شہری کے اطراف کےعلاقوں میں تقریبا 500 ڈیری کسانوں پرچھاپہ مارا اور انہیں کہیں اور منتقل ہونے پر مجبورکیا ۔ ان میں ہرایک چھوٹے ڈیری کسانوں کے پاس 5-10 بھینسیں تھیں اور وہ فیصلآباد شہرکی آبادی کوتازہ دودھ فروخت کرنے پرزندہ رہتے تھے۔ میونسپلٹی انسپکٹرزان سب ڈیریوں کو بند کرنا چاہتے تھے کیونکہ وہ میونسپلٹی کے دائرہ اختیار میں اپنی ڈیری چلاتے تھے ۔ لاہور ہائی کورٹ (Lahore High Court) کی مداخلت کے بعد ہی کسانوں کو میونسپلٹی میں عارضی (temporary) طور پر رہنے کی اجازت دی گئی ۔ فیصلآباد شہرکی حدود واقع 500 ڈیری فارمنگ خاندان روزانہ تقریباً 40,000 لیٹردودھ

پیدا کرتے ہیں اور یہ تازہ کھلا دودھ زیادہ تر فیصلآباد شہرمیں سپلائی ہوتا ہے جس سے کارپوریٹ ڈیریوں کے منافع کو چوٹ پہچتی ہے -(6)

باکس3: ترکی (Turkey) کے چھوٹے ڈیری کسانوں کے لیے کوئی روشن مستقبل نہیں -

1995 میں، ترکی نے دودھ کی پاسچرائزیشن (pasteurisation) کو لازمی قرار دیا اور 2008 میں، کھلا تازہ دودھ کے فروخت پر پابندی لگا دی - ان قوانین کے نفاذ کی حمایت کے لیے، ترکی نے سرکاری (public sector) ڈیریوں کے دودھ کی پیداوارمیں سرمایہ کاری (investment) کو آزادی دے دی اور غیر سرکاری/ کارپوریٹ ڈیریوں کو رعایتیں فراہم کیں، جس کے نتیجے میں ترکی کے دودھ اور دودھ کی ضمنی مصنوعات (milk by-products) کی برآمدات (exports) میں 90% کا اضافہ ہوا -(7)- پاکستان کی طرح ترکی میں بھی ڈیری فارم کی کافی تعداد موجود تھی، جو کہ بنیادی طور پر چھوٹے خاندانی ڈیری کاروبارتھے، جن میں مویشیوں کی تعداد 20 سے کم تھی - یہ صورتحال 2011 میں اس وقت تبدیل ہونا شروع ہوئی جب بڑی کارپوریٹ ڈیری وجود میں انے لگی - (8)

ترکی اپنی ڈیری مصنوعات کے لیے ایک وسیع برآمدی منڈی بنانے میں کامیاب ہو گیا لیکن چھوٹے ڈیریوں کی ایک بڑی تعداد کی قیمت پر۔ ان میں سے زیادہ ترچھوٹی ڈیریوں نے کاروبار بند کردیا، سرمایہ کاری کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو برقرار رکھنا ناممکن ہو گیا (چاہے وہ درآمد شدہ حاملہ گائے، دودھ نکالنے والی مشینیں، درآمد شدہ چاروں، یا دودھ ٹھنڈا رکھنے والی ٹنکی وغیرہ خریدنے کے لیے)-

پاکستانی عوام کا احتجاج (*People fight back*)

چھوٹے اور بے زمین (landless) کسانوں کے اتحاد پرمبنی، پاکستان کسان مزدورتحریک (PKMT) نے خواتین اور بچوں کے لیے غذائیت اور روز گار کو کم کرنے کی ڈیری پالیسیوں کی مخالفت کی ہے -(9)- پی کے ایم ٹی کا کہنا ہے کہ نئی پالیسیاں بڑی کارپوریشنوں کو پاکستان کے ڈیری شعبے پر پوری طرح قبضہ ہونے کے قابل بنائے گی، جس ڈیری شعبے نے خواتین کی ایک بڑی تعداد کو اپنے خاندانوں کا پیٹ پالنے اور آمدنی حاصل کرنے کے قابل بنایا ہے۔ اگر چھوٹے ڈیری کسان اس کاروبار۔ سے بیدخل کر دے جاتے ہیں تو وہ سب آمدنی کے ایک پائیدار ذریعہ سے محروم ہونے کے ساتھ لاکھوں خاندان دودھ کی پاکیزہ خوراک اورغذائیت کے بھر پور ذریعہ سے بھی محروم ہو جائیں گے۔ (10)

مئی 2019 میں لاہور شہر میں تازہ دودھ کی فروخت پر پنجاب فوڈ اتھارٹی کی پابندی کو درخواست گزاروں (petitioners) کے ایک گروپ نے لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا - ان کا موقف تھا کہ ریگولیٹر کے طور پر فوڈ اتھارٹی (Food Authority) کو صرف دودھ کی فروخت کو مُنَظّم (ریگولیٹ) کرنا ہے، نا کہ تازہ دودھ کی فروخت کو غیر قانونی بنانا - انہوں نے یہ بھی دعوی کیا کہ تازہ کھلا دودھ پر پابندی فروخت کرنے والوں کے بنیادی حقوق اور صارفین کے حقوق کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ درخواست گزاروں نے عدالت سے یہ

بھی استدعا کی کہ فوڈ اتھارٹی کو صوبہ پنجاب میں تازہ دودھ کی فروخت کے خلاف کارروائی سے روکا جائے۔

ایسا لگتا ہے پاکستان میں موجود کارپوریٹ ڈیری، چھوٹے ڈیری کسانوں کو بےدخل کیے بغیر ہارنہیں مانے گی - ورلڈ بینک (World Bank) کا اندازہ ہے کہ اگر موجود کارپوریٹ ڈیری تازہ دودھ کے صارفین کو اپنا پراسیس شدہ دودھ (processed milk) فروخت کرنے میں کامیاب رہے تو ان کے لیے پاکستان 10 بلین ڈالر (1,77,000 کروڑ روپیہ) کی مارکیٹ ہے۔ (11)- یہی وجہ ہے کہ کارپوریٹ ڈیری کمپنیاں اشتہارات پر بے انتہا خرچ کر رہی ہیں - 2017 کے صرف پہلے نو مہینوں میں نیسلے (Nestle) اور فریز لینڈ کمپنا (Friesland Campina) نے ملک میں ڈیری اشتہارات پرتقریباً USD 104.5 ملین (یعنی1850 کروڑروپیہ) خرچ کیے-(12)- اور، جہاں تشہیر (publicity) کام نہیں کرتی، وہاں یہ کمپنیاں سیاستدانوں کے ساتھ لابی کرتے ہیں تاکہ صارفین کو پراسیس شدہ دودھ اپنانے پر مجبورکریں - فروری 2017 میں، Friesland Campina کے پاکستانی ڈیری کمپنی اینگرو(Engro) میں اکثریتی حصص حاصل کرنے کے بعد، Friesland Campina کے عالمی (سی ای او) Roelof Joosten اور Engro Corporation کے چیئر مین، حسین داؤد نے تازہ دودھ کے ریگولیشن کے لیے وزیراعظم پاکستان سے ملاقات کی تھی - اس ملاقات کے کچھ ہی دنوں بعد پاکستان میں Friesland Campina کے منیجنگ ڈائریکٹر کا بیان آیا کہ پاکستانی حکومت کو ملاوٹ پر قابو پانے کے لیے فوڈ سیفٹی قوانین پرعمل درآمد کے لیے کوششیں تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ 2017 میں بھی پاکستان ڈیری ایسوسی ایشن (جو بڑی ڈیری کمپنیوں کا لابی گروپ ہے) کے ایک ڈیلیگیشن نے وزیر اعظم سے ملاقات کی اور پاسچرائزیشن قانون کا مطالبہ کیا -(13)

اگرچہ پاکستان صرف عالمی ڈیری کارپوریشنوں کے لئے ہی ممکنہ مار کیٹ نہیں ہے - ترکی (Turkey) کی سب سے بڑے ڈیری کمپنیوں میں سے ایک، SUTAS نے2019 میں پاکستان کے نشاط (Nishat) گروپ کے ساتھ پاکستان میں پریمیم ڈیری مصنوعات کی پیداوار، مارکیٹ، تقسیم اور فروخت کے لیے ایک مشترکہ منصوبہ (joint venture) بنایا -(14)- 2019 میں ہی، کارگل (امریکا کی Cargill کمپنی) نے پاکستان میں ڈیری اور لائیو سٹاک کے دیگر شعبوں میں اگلے تین سے پانچ سالوں میں 200 ملین امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کا بھی اعلان کیا -(15)- سعودی عرب کی کمپنیوں کے ایک گروپ، التمیمی (Al-Tamimi)، کا کہنا ہے کہ وہ پاکستان کے ڈیری سیکٹرمیں سرمایہ کاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ایسا ہی چین (China) اورآسٹریلیا (Australia) کی کمپنیوں کا ارادہ ہیں - (16)

ان تمام کارپوریٹ اقدامات کے باوجود، بڑی ڈیری کمپنیاں اب بھی چھوئی ڈیریوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں - Friesland Campina پاکستان میں تین سال کی اہم سرمایہ کاری کے بعد ابھی تک منافع مے نہیں ہے - اور جو ٹیکس کمپنیاں ادا کرتی ہیں وہ اکثر ایسے قوانین کے جواز کے طور پر استعمال ہوتے ہیں جو چھوٹے ڈیریوں کو مجرم قرار دیتے ہیں۔ اس کے باوجود اب یہ سب کارپوریٹ ڈیری کمپنیاں

شکایت کر رہی ہیں کہ ان کی پروسیس شدہ مصنوعات پر زیادہ ٹیکس لگانے سے صارفین چھوٹے ہولڈر ڈیریوں کے فل کریم دودھ کو ترجیح دیتے ہیں -(17)

ڈیری سیکٹر میں کارپوریٹ کمپنیوں کے تسلط کے کئی گنا خطرات

جب بین الا قوامی ڈیری کمپنیاں کسی ملک کے ڈیری سیکٹر پر قبضہ کرلیتی ہیں، تو وہ نہ صرف مارکیٹوں پر قبضہ کرتی ہیں، بلکہ وہ ڈیری فارمنگ کے طریقے کو بھی بدل دیتی ہیں - وہاں ایک ظالمانہ تبد یلی کی شروعات ہو تی ہے جس میں چھوٹے پیمانے کے روایتی زرعی طریقوں کو چھوڑ کر غیر ملکی صنعتی طریقوں کو اپنایا جاتا ہے جس کے لیے مہنگے چارہ اور دانے اور درآمد شدہ نسلوں کے مویشیوں کی ضرورت ہوتی ہے -

ذاتی (private) ڈیری کمپنیوں کی بڑھتی ہوئی شمولیت اور مویشیوں (livestock) کی حکمت عملی (policies) میں تبدیلی کے ساتھ، پاکستان کی تجارتی اور کارپوریٹ ڈیری زندہ غیر ملکی گائے کی نسلیں در آمد کر رہی ہیں، جس میں آسٹریلوی، ڈچ، جرمن اور امریکی ہولسٹائن فریزین (holstein Friesian) گائے، جنکی آبادی پاکستان میں اس وقت لگ بھگ 58,000 ہوگیی ہے۔ ان جانوروں کا خریدنا اور دیکھ بھال کرنا بہت مہنگا ہے۔ ان گایوں کی دیکھ بھال کے لئے اعلی ٹیکنالوجی، مہنگے چارہ اوردانے، اور تربیت یافتہ افرادی کی ضرورت ہوتی ہے جو انکی دیکھ بھال کر سکے -

جس تیز رفتار سے پاکستان اپنی دیسی نسلوں کی گایوں کو غیرملکی گائے کے ساتھ نَسَل کَشی (کراس بریڈنگ) کے ذریعے دوغلی غیرملکی نَسلیں پَیدا کررہا ہے یا زندہ (live) غیرملکی نَسلیں کی درآمدات (import) کررہا ہے وہ تشویشناک ہے اور پاکستان کو دیسی نسلوں جیسے ساہیوال (Sahiwal)، چولستانی (Cholistani)، سرخ سندھی (Red Sindhi) اور بہت سی دوسری نسلوں سے محروم کرسکتا ہے۔ پاکستان کی نئی بریڈنگ پالیسی (breeding policy) جو مقامی نسلوں کو ہولسٹین (holstein)، فریزئین (Friesian) اور جرسی (Jersey) نسلوں کے ساتھ کراس بریڈنگ کی اجازت دیتی ہے، جسکی وجہ کر پاکستان میں دوغلی غیرملکی مویشیوں کی ایک بڑی آبادی ہے جو مویشیوں کی کل آبادی کا 13 فیصد ہو گیی ہے - (18)

حکومت مقامی گائے کی نسلوں (جومضبوط ہوتی ہیں اوردیکھ ریکھ کرنا آسان ہوتا ہے) کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکے دیسی گائے دودھ پیدا کرنے کی ایک مدّت (lactation period) میں 1001 لیٹر پیدا کر سکتی ہیں، اور غیر ملکی نسلوں کا استعمال کرتے ہوئے فی گائے کے دودھ کی پیداوار کو5000 لیٹر تک بڑھانا چاہتی ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے، حکومت بڑی مقدار میں 241 ملین امریکی ڈالر(4250 کروڑ روپیہ) کی غیر ملکی گایوں کی منی درآمد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ مصنوعی حمل (artificial insemination) کے ذریعے مقامی گائے کی نسلوں کی خصوصیات کو بہتر بنایا جا سکے۔ (19)- پاکستان کی دیسی نسلوں کی گائے جو کیڑوں سے لڑنے(tick resistant)، گرمی برداشت کرنے اوراس خطے کے لیے بہترین ہیں - یہاں کے حکمران دیسی نسلوں کی گایوں کی قربانی کو ڈیری برآمدات (exports) سے حاصل ہونے والی غیر ملکی آمدنی (foreign exchange revenue) میں اضافے کی ادائیگی کے لیے مناسب قیمت کے

طور پر دیکھتے ہیں ۔ بعض ماہرین اقتصادیات (economist) کا دعوہ ہےکہ پاکستان ڈیری مصنوعات کی برآمد سے 30 بلین امریکی ڈالر(5,31,000 کروڑ روپیہ) سے زیادہ کما سکتا ہے۔ حکومت ایران، چین، ملائیشیا، فلپائن، سری لنکا، بنگلہ دیش، انڈونیشیا اور ہندوستان کی ڈیری منڈیوں پر نظریں جمائے ہوئے ہے اور ان منڈیوں میں پاکستانی ڈیری مصنوعات برآمد کرنا چاہتی ہے ۔ لیکن پاکستان کو سری لنکا سے سبق لینا چاہیے جہاں سے درآمد شدہ آسٹریلیوی (Australian) گائے سری لنکا کے کسانوں کے لیے ایک بوجھ بن چکی ہیں کیونکہ وہ ان غیرملکی ممتاز نسلوں کی گایوں کی دیکھ بھال، انکے لئے مہنگا چارہ اور رکھ رکھاو کےمطابق ماحول کے متحمل نہیں ہو سکتے ۔ (دیکھیں باکس4 : سری لنکا، درآمد شدہ آسٹریلوی نسلوں کی گایوں کا قبرستان)

پاکستان میں صنعتی ڈیری سیکٹرکی تیزی سے ترقی جانوروں کو دی جانے والی خوراک (ونڈہ) ایک انتہائی تشویشناک سوال پیدا کرتی ہے۔ کیا غیرملکی نسلوں یا کراس نسلوں (cross breed) کی گایوں کو دی جانے والی صنعتی خوراک (industrial feed) میں (چاہے وہ درآمد یا مقامی طورپرتیارکردہ ہے) جانوروں کے خون سے بنا چارہ (blood meal) یا جانوروں کی پروٹین (animal protein) ہوتی ہے؟ -(20)- اگر یہ سچ ہے تو ان گایوں کا دودھ اور ڈیری مصنوعات زیادہ تر پاکستانی مسلمانوں کے لیے ان کی مذہبی احساسات کی وجہ سے ناقابل قبول ہوگا۔ جانوروں کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے لیے پاکستان میں بڑی تجارتی یا کارپوریٹ ڈیریوں میں مویشیوں کو جانوروں کے پروٹین پرمشتمل اعلی معیار کی خوراک (ونڈہ) کھلانے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ جانوروں کے خون یا جانوروں کے پروٹین، مویشیوں کے چارے میں ضروری اجزاء ہیں جو تمام بڑے صنعتی فیڈ (animal feed) کمپنیوں کی طرف سے فراہم کیے جاتے ہیں تاکہ اعلی معیار کی خوراک (ونڈہ) تیار کی جا سکے۔ ایک رپورٹ کے مطابق، بڑے تجارتی ڈیریوں اور جانوروں کے مٹاپا بڑھانے والے (fattening farms) فارموں میں جانوروں کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے لیے ونڈہ میں جانوروں کے پروٹین (جو اصل میں ذبح شدہ جانوروں کا فضلہ) کا اضافہ شامل ہے۔ (21)- کافی حیران کن بات یہ ہے کی، پنجاب پیور فوڈ ریگولیشن (Punjab Pure Food Regulations) 2018 میں دی گئی "فیڈ" اور"جانوروں کی خوراک (ونڈہ)" کی تعریفیں (definition) میں جانوروں کے خون سے بنا چارہ (blood meal) یا جانوروں کی پروٹین (animal protein) کا کوئی بھی ذکر نہیں ہے ۔ پاکستان ڈیری انڈسٹری میں بڑی ڈیری کارپوریشنزکے بڑھتے اقتدار اورکارپوریٹ فیڈ صنعتوں (corporate feed industries) سے متوقع سرمایہ کاری کی امید کی وجہ سے، ایسا لگتا ہے کہ فوڈ ریگولیٹرز نے اس وضاحت سے مناسب طریقے سے گریز کیا ہے تاکہ بغیرکسی رکاوٹ کے جانوروں کی پروٹین میں ملوویس غیرملکی صنعت خوراک (ونڈہ) کی درآمد کو یقینی بنایا جا سکے۔

دیکھیں باکس4 : سری لنکا، درآمد شدہ آسٹریلوی نسلوں کی گایوں کا قبرستان

سری لنکا میں تقریباً 125000 رجسٹرڈ ڈیری فارمز ہیں، لیکن وہاں شاید ہی کوئی دیسی نسلوں کی مقامی گائے باقی ہیں ۔ زیادہ تر ریوڑ یا توغیرملکی ہائبرڈ (دوغلی) ہیں یا آسٹریلیا یا نیوزی لینڈ سے درآمد شدہ بچھیا جرسی

(Jersey Haifers) گائے ہیں ۔ درآمد شدہ دودھ کے پاؤڈر پرانحصار کم کرنے کے لیے، جس کی لاگت تقریباً 300 ملین امریکی ڈالر (6072 کروڑ سری لنکای روپیہ) سالانہ ہے، سری لنکا نے اپنے دودھ کی پیداوار بڑھانے کا فیصلہ کیا اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سے حاملہ جرسی گائے درآمد کیں۔

2012 اور 2018 کے درمیان، آسٹریلیا کے سب سے بڑے زندہ جرسی گائے برآمد کرنے والی کمپنی، ویلارڈ (Wellard)، نے ملٹی ملین ڈالرکے سودوں میں سری لنکا کو تقریباً 24500 جرسی گائے برآمد کیں ۔(22)۔ ویلارڈ کو سری لنکا کے کسانوں کو سہولیات، تربیت اورویٹرنری معلومات فراہم کرنا ضروری تھا ۔ یہ سودا آسٹریلیا کے لیےایک طویل مدتی فائدہ ثابت ہوا کیونکہ اس کے بعد مویشیوں کا چارہ سری لنکا کواسکی اہم برآمدات میں سے ایک ہو گا۔ تاہم، اپریل 2019 میں، سری لنکا نےگائےکی اعلی شرح اموات (high mortality) اورجانوروں میں بیماریوں کے بڑھتے واقعات کی وجہ سےغیرملکی نسل کےدرآمدی پروگرام کوروک دیا ۔ (23)۔ چھوٹے کسانوں کے لیے آسٹریلوی جرسی گائوں کو برقرار رکھنا ایک خوفناک تجربہ تھا کیونکہ درآمد شدہ فیڈ (ونڈہ) بہت مہنگی تھی، اور اس سے صرف 10-15 لیٹر دودھ مل رہے تھے، جو کہ 20 لیٹر کے وعدے کی پیداوار سے بہت کم تھے ۔ کچھ ڈیری کسانوں نے خودکشی بھی کی کیونکہ انہوں نے غیر ملکی نسلوں کو خریدنے کے لیے اپنے اثاثے (assets) گروی رکھے تھے، اور ان کے ناکام تجربے کے بعد، بینکوں نے ان کی جائیدادوں کو نیلام کردیا ۔ زندہ مویشیوں کی برآمد کو آسان بنانے کے لیے، آسٹریلوی حکومت کی ایکسپورٹ کریڈٹ اینی، EFIC نے سری لنکا کی حکومت کو خریداری کے لیے فنڈ فراہم کیا تھا ۔ جب درآمد شدہ نسلیں مرنا شروع ہو گئیں اور تجربہ ناکام ہو گیا تو EFIC نے یہ کہہ کر خود کو بری کرلیا کہ اس نے سری لنکا کی حکومت کو کریڈٹ کی سہولت فراہم کی تھی نہ کہ کسانوں کو اوراس کا آسٹریلیائی گائے خریدنے والے کسانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (24)

اگر چوٹی ڈیریوں کو بچانا ہے تو متحد ہونا ضروری

ڈیری سیکٹرمیں پاسچرائزیشن اور جدید کاری کے بینر تلے،حکومت پاکستان، ڈیری کارپوریشنز اور بین الاقوامی ایجنسیاں جیسے امریکی ایجنسی فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ (USAID)، آسٹریلین ایجنسی فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ (AUSAID) اورانٹرنیشنل فنانس کارپوریشن (IFC)، سبھی چھوٹے کسانوں کی ڈیریوں کو پسماندہ کرنے کے لیے پُرعزم ہیں ۔ کمرشل اور کارپوریٹ ڈیری چھوٹے ڈیریوں کی ساکھ کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے ہیں، اسکے باوجود چھوٹے ڈیریاں اب بھی پاکستان کی دودھ کی منڈی میں نمایاں پکڑ رکھتی ہیں۔

اگرچہ چھوٹے ڈیری کسانوں اور تازہ دودھ تقسیم کرنے والوں کی آبادی کافی ہے، اسکے باوجود اس نیٹ ورک کے مختلف اداکار اچھی طرح سے منظم نہیں ہیں ۔ دوسری طرف، پاکستان ڈیری ایسوسی ایشن، ڈیری کمپنیوں کی ایک منظم تنظیم ہے جو مشترکہ طور پر پیسٹورائزیشن اور تازہ دودھ پر پابندی کے لئے کوشش کر رہی ہے ۔ بڑے ڈیری کارپوریشنوں کو چیلنج کرنے کے لیے، غیرمنظم چھوٹے ڈیریوں کو منظم کرنے کی

ضرورت ہے ۔ انہیں اپنے غیر رسمی نظام اور تازہ دودھ سمیت اپنی ڈیری مصنوعات کا سختی سے دفاع کرنے کی ضرورت ہے ۔ اگرچہ وہ کم سے کم ٹکنالوجی کے ساتھ ڈیری مصنوعات بنانے کے روایتی طریقوں پر عمل کرتے ہیں، لیکن وہ پاکستان کی آبادی کی ایک بڑی اکثریت کی غذائی ضروریات کو مؤثر طریقے سے پورا کرتے ہیں ۔ وہ تقریباً 40 ملین (4 کروڑ) لوگوں کو روزی روٹی اور رزق بھی فراہم کرتے ہیں، جو چھوٹے ڈیریوں پر براہ راست یا بالواسطہ انحصار کرتے ہیں ۔

پاکستان کے حکام، بہت سے دوسرے ممالک کی طرح، فوڈ سیفٹی کے ضوابط کو صارفین کے تحفظ کے لیے نہیں بلکہ بڑے ڈیری کارپوریشنوں کے حق میں ڈیری سیکٹر کی تنظیم نو کے ذریعے کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ اس سے عام لوگوں کے لیے دودھ کی سپلائی میں بہتری نہیں آئے گی، اور یہ غذائیت سے بھر پور تازہ دودھ تک لوگوں کی رسائی کو سنجیدگی سے ختم کر دے گا، جو دودھ پاکستانیوں کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ قواعد و ضوابط کو چھوٹے کسانوں کی ڈیریوں کی مدد کرنی چاہیے، انہیں کمزور نہیں کرنا چاہیے۔ حکومتیں چھوٹے ہولڈر ڈیریوں کو تازہ دودھ کے معیار اور حفاظت کو بہتر بنانے میں مدد کرنے کے لیے بہت کچھ کر سکتی ہیں، لیکن اسے ان طریقوں سے کیا جانا چاہیے جو ان کی حقائق کے مطابق ہوں ۔ اگر تازہ دودھ پر مکمل پابندی لگائی جاتی ہے تو صرف کسانوں کو ہی نقصان نہیں ہوگا۔ چھوٹے ہولڈر ڈیری فارموں سے وابستہ تمام لوگ جیسے دکاندار، تاجر، ڈیلیوری کرنے والے، اور ہر کوئی جو اپنی ڈیری سے وابستہ ہے، بے روز گار ہو جائے گا ۔ یہ ملک کے لیے ایک نقصان ہو گا جسکا فائدہ صرف غیر ملکی بڑے ڈیری کارپوریشنوں ہوگا۔

(End Note) اختتامی نوٹ

[1] GRAIN, "The great milk robbery", December 2011: https://grain.org/e/4426

[2] See “EU urges govt to lift duty on import of milk powder”, The Express Tribune, 31 July 2016, Islamabad: https://tribune.com.pk/story/1152842/eu-urges-govt-lift-duty-import-milk-powder; Razi Syed, “Duty on imported milk powder increased up to 60%”, 28 May 2017, Daily Times, Karachi: https://dailytimes.com.pk/9387/duty-on-imported-milk-powder-increased-up-to-60/

[3] Emmanuel Pannier, Christian Culas, Sylvie Cournut, Guillaume Lacombe, Nguyen Mai Huong, "Dairy farming, a clash of production models in Atlas of Livestock Transitions in Vietnam: 1986-2016", January 2020, https://www.researchgate.net/publication/347524187_Dairy_farming_a_clash_of_production_models_in_Atlas_of_Livesock_Transitions_in_Vietnam_1986-2016

[4] Kazim Alam, “Of Loose milk and tight margins”, The Dawn, 16 March 2020, https://www.dawn.com/news/1541158

[5] Onusha Ahmad, “Tetra Pack Milk Controversy in Pakistan Sparks a Debate on Social Media”, 30 December 2016, https://www.brandsynario.com/tetra-pack-milk-controversy-pakistan-sparks-debate-social-media/

[6] Abdullah Niazi, “Waging war against the gawala”, Pakistan Today, 9 September 2019, https://profit.pakistantoday.com.pk/2019/09/09/waging-war-against-the-gawala/

[7] Rizwan Asif, “70% of Loose Milk in Punjab Poisonous for consumption”, The Tribune, Pakistan, 5 April 2019, https://rootsforequity.noblogs.org/files/2020/06/Agriculture-2019.pdf

[8] Ozgur Bor, “Economics of Dairy farming in Turkey”, International Journal of Food and Agricultural Economics, January 2014, https://www.researchgate.net/publication/317717830_ECONOMICS_OF_DAIRY_FARMING_IN_TURKEY

[9] Pakistan Kissan Mazdoor Tehreek (PKMT) is a mass-based alliance of small and landless farmers, including women farmers.

[10] Press Release, "Women's Resistances for Rights", Pakistan Kissan Mazdoor Tahreek, 8 March 2020, https://pkmt.noblogs.org/post/2020/03/09/march-8thinternational-womens-day-womens-resistances-for-rights-press-release/#more-825

[11] International Financial Commission (IFC), "A Fresh Start for Pakistan's Dairy Industry", February 2018, https://www.ifc.org/wps/wcm/connect/news_ext_content/ifc_external_corporate_site/news+and+events/news/impact-stories/ifc-financing-package-to-frieslandcampina

[12] Farooq Baloch, "Losing to loose milk", Pakistan Today, 31 December 2017, https://profit.pakistantoday.com.pk/2017/12/31/losing-to-loose-milk/

[13] News Desk, "Pakistan Dairy Associations Recommendations to the PM to Uplift the Industry", 7 December 2017, https://mettisglobal.news/pakistan-dairy-associations-recommendations-to-the-pm-to-uplift-the-industry/

[14] Zahid Baig, "Nishat Dairy, Turkish SUTA to produce, sell products in Pakistan", Business Recorder, 6 April 2019, https://epaper.brecorder.com/2019/04/06/5-page/775344-news.html

[15] "Cargill to grow Pakistan business with US$200 million investment", Cargill, 17 January 2019, https://www.cargill.com/2019/cargill-to-grow-pakistan-business-with-us200-million-investment

[16] Jehangir Nasir, "Saudia Arabia's Al-Tamimi Group is Keen to Invest in Pakistan", ProPakistani, 26 December 2019, https://propakistani.pk/2019/12/26/saudia-arabias-al-tamimi-group-is-keen-to-invest-in-pakistan/; China Economic Net, "Buffalo milk export to boost Pakistan's forex reserves", The Express Tribune, 25 April 2021, https://tribune.com.pk/story/2296676/buffalo-milk-export-to-boost-pakistans-forex-reserves

[17] "An interview with Ali Ahmed Khan, chairman Pakistan Dairy Association (PDA)", Business Recorder, June 2021: https://www.brecorder.com/news/40100931

[18] Muhammad Naeem Tahir, Roshan Riaz, Muhammad Bilal and Hafiz Muhammad Nouman, "Current Standing and Future Challenges of Dairying in Pakistan: A Status Update", Intechopen, 28 May 2019, https://www.intechopen.com/chapters/65652

[19] Munawar Hasan, "Government to introduce fundamental change in dairy sector", The News, 5 May 2021, https://www.thenews.com.pk/print/830524-government-to-introduce-fundamental-change-in-dairy-sector

[20] Blood meal, a protein-rich dietary supplement made from blood and other leftover parts of slaughtered animals, is both a cheap and effective source of nourishment that compensates for the amino acid requirements for cattle in industrial dairy farms.

[21] I.B. Marghazani, M.A. Jabbar, T.N. Pasha and M. Abdullah, "Ruminal Degradability Characteristics in Animal Protein Source of Pakistan", The Journal of Animal & Plant Sciences, 23(5): 2013, Page: 1264-1267, http://www.thejaps.org.pk/docs/v-23-5/08.pdf

[22] Jane Dalton, "Western corporations funding huge expansion of eco-damaging dairy factory farms in Sri Lanka, study finds", Independent, 26 January 2019, https://www.independent.co.uk/climate-change/news/sri-lanka-dairy-industry-cows-farm-us-nestle-australia-new-zealand-animal-welfare-a8748186.html?r=74804

[23] V.K. Vidanarachchi, H.M.M. Chathurika, Hasitha M. Dias, P.M. Korale Gedara, G.L.L.P. Silva, E.R.K. Perera and A.N.F. Perera, "Dairy Industry in Sri Lanka: Current Status and Way Forward for a Sustainable Industry", University of Peradeniya, Sri Lanka, November 2019, https://www.researchgate.net/publication/344766340_Dairy_Industry_in_Sri_Lanka_Current_Status_and_Way_Forward_for_a_Sustainable_Industry

[24] Lorna Knowles and Siobham Heanue, "Australian cattle exported to Sri Lanka dying and malnourished, local farmers left suicidal", ABC News, 3 April 2019, https://www.abc.net.au/news/2019-04-04/australian-dairy-cattle-sent-to-sri-lanka-dying-malnourished/10936258

***

GRAIN is a small international non-profit organisation that works to support small farmers and social movements in their struggles for community-controlled and biodiversity-based food systems

گرین ایک چھوٹی بین الاقوامی غیرمنافع بخش تنظیم ہے جو چھوٹے کسانوں اور سماجی تحریکوں کی کمیونٹی کے زیر کنٹرول اور حیاتیاتی تنوع پر مبنی خوراک کے نظام کی جدوجہد میں مدد کرنے کے لیے کام کرتی ہے۔

GRAIN
Girona 25 pral., 08010 Barcelona, Spain
Tel: +34 93 301 1381
Email: grain@grain.org
http://www.grain.org